بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۵ ذوالقعدہ ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۰ نبوت ۱۳۵۳ ہش ۔ ۲۰ نومبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۶۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں

ربوہ ۲۰ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح دریافت کرنے پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمایا :۔

”پسلی میں درد بدستور ہے نیز ضعف کی شکایت بھی ہے“

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے ۔ آمین

ربوہ ۱۶ ۔ نومبر ۔ آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس ارشاد کا اجلاس محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔ اس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کی حمد اور قرآن مجید کی توصیف میں رُوح پرور منظوم کلام سُنایا گیا ۔ مکرم مولوی محمد منور صاحب سابق مبلغ تنزانیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں محکمات و متشابہاتِ قرآنی کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ قرآن مجید میں معاذ اللہ بعض متخالف و متضاد آیات ہیں بلکہ متشابہات سے مراد وہ آیات ہیں جن میں مجاز، تشبیہ اور استعارہ پایا جاتا ہے ورنہ وہ ہیں محکمات کے عین مطابق ہی ان میں کوئی تضاد یا تخالف نہیں ہے ۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے ”نظریہ ارتقاء از روئے قرآن مجید“ پر مقالہ پڑھا ۔ آپ نے بدلائل واضح کیا کہ قرآن مجید اس عمومی ارتقاء کی تائید کرتا ہے جو اطوار و درجات پر مشتمل ہوتا ہے تاہم جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ہمارا مشاہدہ یہی ہے کہ نوع سے نوع پیدا ہوتی ہے، انسان سے انسان پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بندر سے بندر ۔ اسلامی نظریہ ارتقاء کی رُو سے یہ درست نہیں ہے کہ (باقی صفحہ ۶ پر)

نہایت ضروری اطلاع

جلسہ سالانہ کے کاموں میں مصروفیات کی وجہ سے آئندہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ صرف اتوار کے روز ملاقات ہوگی ۔ احباب نوٹ فرمالیں ۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ

وہ بڑی مُراد ہے اُس کو حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو

”یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر یک قوّت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر یک عُمر اور ہر یک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو ۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا ۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اُٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنّم میں گرایا جائے گا ۔ پر جو غریبی سے گردن جُھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا ۔ دُنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اِس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے ۔ چاہیئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوبِ حقیقی اور مُحسنِ حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے ۔

خُدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ ۔ وہ بڑی مُراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو ۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو ۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے ۔ ایک بچّے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو ۔ نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کُنجی ہے اور جب تُو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تُو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وُضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دُعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت بنا لو تا تم پر رحم کیا جائے“۔

(ازالہ اوہام حِصّہ دوم)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۰ رنبوت ۱۳۵۳ھ

ایک بے بنیاد الزام کی تردید

۱۴ر نومبر ۱۹۷۴ء کو لاہور سے شائع ہونے والے بعض اخبارات میں ایک خبر شائع ہوئی جس میں بتایا گیا تھا کہ ۱۳ر نومبر کو سندھ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف شاہ فرید الحق نے ایک تحریک التواء پیش کی جس میں الزام لگایا کہ روزنامہ "الفضل" میں ایک اداریہ بعنوان "اسلام اور مسلمان" شائع ہوا ہے جس سے پاکستان کے عوام کی اکثریت کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ اس پر صوبائی وزیر قانون جناب عبدالوحید کٹپر نے یقین دہانی کرائی کہ صوبائی حکومت "الفضل" کے خلاف کارروائی کرے گی۔ اس یقین دہانی کے بعد شاہ فرید الحق نے اپنی تحریکِ التواء واپس لے لی۔

تحریکِ التواء اور صوبائی وزیر قانون کی یقین دہانی پر مشتمل یہ خبر ہمارے لئے ازحد حیرت و استعجاب کا موجب ہوئی کیونکہ "الفضل" میں "اسلام اور مسلمان" کے زیرِ عنوان سرے سے کوئی اداریہ شائع ہی نہیں ہوا۔ جب مذکورہ عنوان کے تحت کوئی اداریہ شائع ہی نہیں ہوا تو پھر اس پر اعتراض اور الفضل کے خلاف کارروائی کی یقین دہانی دونوں ہی بے معنی ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اب روزنامہ "جنگ" کراچی کے ۱۵ر نومبر ۱۹۷۴ء کے شمارہ میں شائع ہونے والی خبر سے معلوم ہوا ہے کہ سندھ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف شاہ فرید الحق نے الفضل کے اداریہ بعنوان "کاغذ کی ناؤ اور اس کا انجام" اور مکرم عبدالسلام صاحب اختر کی نظم بعنوان —— "بالآخر ایک دن فضلِ خدا آیا ہی کرتا ہے" —— پر اعتراض کیا تھا اور بقول روزنامہ "جنگ" کراچی انہوں نے الزام یہ لگایا کہ:-

"اس میں مسلمانوں کے جذبات کے منافی اور قادیانیوں کو کافر قرار دینے کے قومی اسمبلی کے فیصلہ پر قابلِ اعتراض ریمارک موجود ہیں۔ قومی اسمبلی کے فیصلے کو جھوٹ، بددیانتی اور افتراء پردازی قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ان پر اللہ کا قہر نازل ہوگا۔ . . . کسی کو اکثریت کے جذبات سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔"

اس پر بقول اخبار "جنگ" کراچی وزیر قانون مسٹر کٹپر نے کہا:-

"یہ ایک مذہبی چیز ہے اس لئے اس پر کچھ کہنا مناسب نہیں۔ تاہم میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر کسی قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو حکومت اس کے خلاف ضرور کارروائی کرے گی۔ مذکورہ اداریہ کا جائزہ لیا جائے گا اور اگر اسے قابلِ اعتراض پایا گیا تو قانون کے مطابق اس رسالہ کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔"

روزنامہ "جنگ" کی مذکورہ بالا خبر سے یہ معلوم کر کے کہ شاہ فرید الحق نے الفضل کے کسی فرضی اداریئے "اسلام اور مسلمان" پر نہیں بلکہ اس کے ۸ر اکتوبر کے اداریہ "کاغذ کی ناؤ اور اس کا انجام" اور جناب عبدالسلام اختر کی نظم پر اعتراض کیا تھا ہماری حیرت کم نہیں ہوئی بلکہ اس میں اور بھی زیادہ اضافہ ہوا ہے کیونکہ اداریہ مذکور اور نظم میں ان باتوں کا سرے سے کوئی ذکر ہی نہیں ہے جن کی بناء پر قائد حزب اختلاف نے انہیں قابلِ اعتراض گردان کر الفضل کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ ہم حیران ہیں کہ جن باتوں کا اداریہ اور نظم میں سرے سے ذکر ہی نہیں ہے وہ انہیں ان میں کیسے نظر آ گئیں اور اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ موجود نہ ہونے کے باوجود کسی خارجی یا داخلی تصرف کے ماتحت وہ انہیں نظر آئیں اور انہوں نے "اپنی آنکھوں" کی مدد سے انہیں پڑھا تو یہ امر ہمارے لئے مزید تعجب کا موجب ہے کہ دوسروں کی آنکھوں پر ایسا تصرف کیسے ہوگا کہ دوسروں کو بھی اس اداریہ اور نظم میں وہ باتیں نظر آنے لگیں جو سرے سے ان میں ہیں ہی نہیں۔

اداریہ مذکور یعنی —— "کاغذ کی ناؤ اور اس کا انجام" —— خالص دینی مسئلہ کی حد تک جھوٹ، افتراء پردازی اور بہتان طرازی کی مضرت اور اس کی ہلاکت آفرینی کی وضاحت پر مشتمل ہے اور اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے قرآن مجید کی آیات کی رُو سے بیان کیا گیا ہے اور اس بات کی نشاندہی کئے یا اس کی طرف خفیف سے خفیف اشارہ کئے بغیر کہ اہلِ حق کون ہیں اور کون نہیں اصولی رنگ میں قرآنی آیات کی رُو سے اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ اہلِ حق کا شیوہ صداقت شعاری ہوتا ہے جبکہ ان کے مخالفین جھوٹ اور افتراء سے کام لئے بغیر نہیں رہتے، یہی وجہ ہے بالآخر اہلِ حق کامیاب ہوتے ہیں اور ان کے مخالفوں کو ناکامی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ قرآن مجید کی اس بنیادی صداقت پر کوئی معترض ہو سکتا ہے یا اس کو ہی بہانہ بنا کر اس پر ایسے الزام تراش سکتا ہو جن کا سرے سے کوئی جواز ہی موجود نہ ہو۔ اس لئے اخبارات میں سراسر غلط اور بے بنیاد الزامات پڑھنے کے بعد قائد حزب اختلاف کی تحریک التواء ہمارے لئے شدید صدمہ کا موجب ہوئی۔ ہم دلی افسوس اور قلق کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ایسے اداریہ پر جو قرآنی تعلیم کے عین مطابق خالصۃً اصولی رنگ میں جھوٹ اور افتراء پردازی کی مذمت پر مشتمل ہے بے بنیاد الزام تراشی کسی کو بھی زیب نہیں دیتی خواہ وہ قرآن مجید کا متبع ہو یا کسی سابقہ شریعت کا۔ جھوٹ بہرحال قابلِ مذمت ہے خواہ کوئی چھوٹا بولے یا بڑا، اور علیٰ ہذا بے بنیاد الزام تراشی بھی۔ اداریہ مذکور اسی بنیادی صداقت کے اصولی بیان پر ہی مشتمل ہے اور بس۔

بقول اخبار "جنگ" محترم صوبائی وزیر قانون نے جو کچھ فرمایا وہ اصولاً درست ہے۔ انہوں نے یہی فرمایا کہ اگر جائزہ لینے کے بعد یہ ثابت ہوا کہ قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو پھر قانونی کارروائی کی جائے گی۔ لیکن لاہور کے بعض اخبارات کی یہ روش انتہائی قابلِ اعتراض ہے کہ انہوں نے وزیر قانون کی مشروط یقین دہانی کو حتمی یقین دہانی میں بدل کر یہ تأثر دینے کی کوشش کی کہ گویا وزیر موصوف نے یقین دلایا کہ اخبار مذکور کے خلاف ضرور کارروائی کی جائے گی۔

الغرض ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ الفضل کا مذکورہ اداریہ اصولی رنگ میں جھوٹ کی مضرت پر مشتمل ہونے کے باعث کسی لحاظ سے بھی قابلِ اعتراض نہیں ہے۔ اور اسی طرح عبدالسلام اختر صاحب کی مذکورہ نظم بھی ان اعتراضات سے مبرا ہے جو اس پر بلاوجہ عائد کئے گئے ہیں۔ ان دونوں پر جو بے بنیاد اعتراضات کئے گئے ہیں ان کا سرے سے کوئی جواز موجود نہیں ہے۔

احمدیہ سیکنڈری سکول مسنگبی کی زیرِ تعمیر عمارت کیلئے درخواستِ دعا

(مرسلہ:- سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

مسنگبی۔ سیرالیون (مغربی افریقہ) سے ہمارے ٹیچر مکرم عبدالماجد صاحب اپنی رپورٹ اکتوبر ۱۹۷۴ء میں سکول کی زیرِ تعمیر بلڈنگ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ کمروں کے ایک بلاک کی دیواروں تک کام مکمل ہو گیا ہے۔ چھت ڈالنے کا کام شروع ہونے والا ہے۔ اس سکول کا مجلس نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۷۳ء کو آغاز ہوا تھا۔ سیرالیون کی حکومت کے محکمہ تعلیم کی طرف سے اس کی باضابطہ منظوری ۱۳ر جولائی ۱۹۷۳ء کو ہوئی۔ ابتدائی دنوں میں [illegible] طلباء اور طالبات نے داخلہ لیا۔ پھر رفتہ رفتہ تعداد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اس سکول کے سٹاف میں چند مقامی اساتذہ کے علاوہ دو پاکستانی کوالیفائڈ اساتذہ بھی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ مقامی اساتذہ میں سے ایک ٹیچر اعزازی طور پر کام کر رہے ہیں۔ اس سکول میں حکومت کے عام نصاب کے علاوہ دینیات اور قرآن کریم کی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ گورنمنٹ نے اس سکول کی عمدہ کارکردگی کے پیشِ نظر حال ہی میں کچھ گرانٹ بھی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔

جب اس سکول کا آغاز ہوا تو اس کی اپنی کوئی عمارت نہیں تھی اس لئے عارضی طور پر کرایہ کے مکان میں ہی سکول جاری کیا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی عمارت کا بلاک جلد ہی مکمل ہونے والا ہے۔ احباب سے اس سکول کی کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

مشکلات و مصائب کا بہترین علاج ـ صبر و رضا اور دعا

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی

(۳)

ہر زمانے کے مومن آزمائے گئے

مومنوں پر اللہ تعالیٰ کی خاطر مصائب آنے اور انہیں ابتلاء میں ڈالے جانے کا مضمون قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار تفصیل سے بیان فرمایا ہے اور مختلف پیرایوں میں بڑے لطیف رنگ میں اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ مثلاً سورہ عنکبوت کے شروع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱) اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ

کیا اس زمانہ کے لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لائے ہیں کافی ہوگا اور وہ چھوڑ دئے جائیں گے اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ۔ (عنکبوت ع۱)

حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے گذر چکے ہیں ان کو ہم نے آزمایا تھا اور اب بھی وہ ایسا ہی کرے گا سو اللہ ظاہر کردے گا ان کو بھی جنہوں نے سچ بولا اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ سے کام لیا۔

وَمَنْ جَاھَدَ فَاِنَّمَا یُجَاھِدُ لِنَفْسِہٖ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ۔ (عنکبوت)

اور جو شخص بھی خدا کی خاطر کوشش کرتا تکالیف اور نقصان اور مصائب برداشت کرتا ہے درحقیقت وہ یہ سب قربانیاں اپنی بہتری کے لئے ہی کرتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ابدی انعامات کا وارث ہوگا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو تمام جہانوں سے بے نیاز ہے کسی چیز اور کسی قربانی وغیرہ کا محتاج نہیں ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ فِتْنَۃَ النَّاسِ کَعَذَابِ اللّٰہِ۔ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّکَ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّا کُنَّا مَعَکُمْ اَوَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ۔

(عنکبوت ۱۲)

اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں لیکن جب اللہ کی خاطر یا اس کی وجہ سے ان کو تکلیف پہنچتی یا مصائب یا نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں تو وہ لوگوں کی طرف سے دی گئی تکالیف اور اذیتوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح ہی سمجھ لیتے ہیں یعنی انہیں خدا کا عذاب ہی خیال کرلیتے ہیں اور اگر کبھی تیرے رب کی طرف سے ایسے نازک اوقات میں مدد و نصرت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں درحقیقت ہم بھی تمہارے ساتھ ہی تھے حالانکہ وہ تکالیف و مصائب اور نقصان اور موت کے خوف کی وجہ سے سچائی سے درحقیقت انحراف کر چکے ہوتے ہیں کیا دنیا جہان کے ہر قسم کے لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے اس کو اللہ اچھی طرح نہیں جانتا یعنی خوب جانتا ہے اور اللہ ضرور ظاہر کردے گا ان کو بھی جو ایمان لائے اور اس پر ثابت قدم رہے ہر حالت میں اور ان کو بھی جو منافق ہوگئے۔

اسی طرح سورہ محمد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰھِدِیْنَ مِنْکُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ۔ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَکُمْ۔ (محمد ۳۲)

یعنی اے مومنو ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے اور تمہیں طرح طرح کے مصائب میں ڈال کر تمہارے ایمانوں کی مضبوطی کو پرکھا اور تمہارے اندرونی جوہروں اور خوبیوں کو عیاں کیا جائے گا اور یہ آزمائشیں اس وقت تک جاری رہیں گی کہ ہم تم میں سے خدا کی راہ میں قربانیاں اور جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو جان لیں یعنی ظاہر کردیں۔

گویا اس قسم کی آزمائشوں اور مخالفتوں اور تکالیف و مشکلات میں ڈالنے کا اصل مقصد اہل دنیا پر یہ ظاہر کرنا ہوتا ہے کہ یہ اللہ کے بندے اس کے وفادار ہر حال میں صابر و شاکر اور غیر متزلزل ایمان کے مالک اور اللہ کی دوستی اور محبت کی خاطر اپنی جان تک دینے سے گریز نہیں کرنے والے یہ سب خوبیاں اللہ پاک کے ساتھ ان کی وفا و پیار اہل دنیا پر اور خصوصاً اللہ کے دشمنوں پر ظاہر کرنے کی یہی صورت ہے۔ ورنہ اللہ تبارک و تعالیٰ تو عالم الغیب ہونے کی وجہ سے ان کے ایمان و اخلاص اور ان کی محبت اور صبر و شکر و پیار کو پہلے جانتا ہوتا ہے

صابر مومنوں کی خاص تعریف

مصائب و مشکلات برداشت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ایذائیں دئے جانے پر اور خصوصاً اپنے اوپر کئے گئے مظالم اور زیادتیوں کا بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی انتہائی صبر، نرمی اور عفو و درگذر سے کام لینے والے مومنوں کی تعریف میں اللہ تعالیٰ کتنے پیار سے فرماتا ہے

وَلِمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذَالِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ (شوریٰ ۴۴)

کہ جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر سے کام لیا اور اپنے انسانی بھائیوں کو پھر محض خدا کی رضا کی خاطر بخش بھی دیا تو اس کا یہ کام بڑی ہمت والے کاموں میں سے ہے گویا ایسا انسان بڑا باہمت دلیر اور خدا تعالیٰ کی صفت غفار اور عفو کا مظہر ہونے کا مستحق ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اسی دلربا گولڈن اور بے بہا نصیحت رسول تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی تلقین آجکل ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو فرماتے ہیں جس پر عمل کرنا ہمارا فرض اولین ہے کیونکہ یہ اسلام اور احمدیت کی کامیابی اور اہل دنیا کے دل سچائی کے لئے فتح کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ نمونہ

صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر و استقامت اور عفو عند المقدرت کا جو اعلیٰ درجہ کا نمونہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں اور اس کے بعد بھی دکھایا اس کی مثال دنیا بھر کے مذاہب اور قوموں کی تاریخ میں قطعاً نہیں ملتی۔ ہماری جماعت کے احباب پر واجب ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ان بے نظیر نمونوں اور اسوہ کو آجکل کے حالات کے مطابق خصوصی طور پر پیش نظر رکھیں۔ ہجرت سے پیشتر صحابہ کرام کو مکہ میں بے انتہا مصائب اور اذیتیں پہنچائی گئی تھیں۔ مثلاً برادری کا چھوڑنا کافروں سے ماریں کھانا جلاوطن کیا جانا۔ شہید کیا جانا عیال و اطفال کا چھوٹنا۔ مال و اسباب اور جائیدادوں کا لوٹا جانا یا ان سے دست بردار کیا جانا بعض صحابہ دھوپ میں ڈالے جاتے اور گرم پتھروں کے نیچے دبائے جاتے بعض صحابہ اور صحابیات کو بڑی بے دردی سے قتل کیا گیا۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگائے سایہ میں بیٹھے تھے کہ بعض صحابہ نے مشرکین کے اس ظلم و ستم کی شکایت حضور سے کی کہ طرح طرح کے مظالم ہم پر ڈھائے جارہے ہیں آپ ان کے خلاف دعا نہیں فرماتے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ذرا خفا ہو کر فرمایا! "تم سے پہلے دیندار لوگ ایسے بھی گذرے ہیں جو آروں سے چیرے گئے اور لوہے کی بڑی بڑی کنگھیوں سے ان کے گوشت کو جسم سے نوچ کر ہڈیاں ننگی کردی گئیں لیکن وہ اپنے دین پر ثابت قدم رہتے ہوئے شہید ہوئے اور صبر کا دامن نہ چھوڑا۔ تم لوگوں کو بھی صبر و رضا اور دعا سے کام لینا چاہیئے وہ دن بھی انشاء اللہ آئیں گے کہ یہ اللہ کا دین اسلام پھیلے گا۔ یہاں تک کہ صنعا سے حضرموت تک سوار امن سے سفر کرے گا۔ مگر تم جلدی کر رہے ہو۔ صبر کرو گھبراؤ نہیں اللہ کی نصرت آئے گی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی اور نہایت شان سے پوری ہوئی۔ اسی طرح اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے متعلق بھی سب پیشگوئیاں انشاء اللہ ضرور اپنے وقت پر پوری ہوں گی اور اسلام غالب آئے گا۔ ظلم اور جبر و استبداد سے کام لینے والے ضرور نادم ہوں گے اور مظلوم انہیں گلے لگا کر پیار و محبت سے ان کے دل جیتیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

جماعت کو صبر و تحمل، بردباری اور استقامت کی نصیحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ سورۂ حج کی آیت نمبر ۱۳ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہی سنت ہے کہ وہ اپنے بندوں کو پہلے ابتلاؤں کے دریاؤں سے گزارتا ہے اور پھر انہیں اپنے قرب سے نوازتا ہے۔ آج تک دنیا میں کوئی نبی بھی ایسا نہیں آیا جس کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے سخت سے سخت ابتلاؤں میں ڈال کر اُسے صاف نہ کیا ہو جب اللہ تعالیٰ کے بندوں نے اپنے خون سے یا اپنے مال اور اپنے وطن اور اپنے عزیز و اقرباء کی قربانی سے اپنے صدق پر مُہر لگائی تب انہیں خدا تعالیٰ کے حضور عزت بخشی گئی اور وہ دنیا میں بھی کامیاب ہوئے اور آخرت میں بھی انہیں بلند درجات عطا کئے گئے۔ پس مخالفین کی اذیتوں سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ صبر اور برداشت سے کام لیتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنی چاہیئے۔ تمام دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ و تصرف میں ہیں اور وہ جب چاہے ان کو ہدایت دے سکتا ہے۔"

(تفسیر کبیر حصہ پنجم جلد اول ص ۹۲)

پیشگوئیاں ضرور پوری ہوں گی

اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ اسلام اور احمدیت کی عالمگیر ترقی اور کامیابی کی جو پیشگوئیاں قرآن کریم اور احادیث اور الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں موجود ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضرور پوری ہوں گی اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ پہلے سے بھی بڑھ کر عالمگیر اور شاندار ہوگی جبکہ دنیا کی تمام قومیں سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر محمدی سرچشمہ کے فیوض و برکات اور رحمتوں سے سیراب ہوں گی لیکن جس احمدی قوم کے ذریعہ یہ عظیم الشان انقلاب رونما ہونا مقدر ہے اس کے لئے قربانیاں اور مجاہدے اور خدا کی راہ میں ہر قسم کی تکالیف اور نقصانات برداشت کرنا بھی مقدر ہے۔ اگر کوئی خیال کرتا ہے کہ بغیر اُن قربانیوں کے جو سابقہ انبیاء کی اُمتیں بجا لائیں ہم اپنے مقصود کو حاصل کر لیں گے تو یہ اس کی بھول ہوگی۔ اسلام اور احمدیت کی ترقی ہماری قربانیوں اور صحیح اسلامی نمونوں اور ہمارے اُسوۂ حسنہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ایسا اُسوۂ حسنہ جو ہمیں دنیا کی ہر قوم سے ممتاز کر دے اور جس پر غیر بھی فریفتہ ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔

سچی اور الٰہی جماعتوں کی ہمیشہ شدید مخالفت ہوتی ہے اور اُنہیں سخت سے سخت عذاب اور دُکھ خدا تعالیٰ کی خاطر سہنے پڑتے ہیں اور جماعت احمدیہ اس سُنّتِ الٰہیہ سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتی۔ جماعت احمدیہ پر بھی ایسے وقت آنے مقدر تھے اور ہیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ البروج کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سورۃ کے اصحاب اُخدود سے مراد جماعت احمدیہ ہے۔ اس ضمن میں سورۃ البروج کی آیت اِذْ ھُمْ عَلَیْھَا قُعُوْدٌ ۝ کے معنے بیان کرتے ہوئے حضورؓ لکھتے ہیں:۔

"اِذْ ھُمْ عَلَیْھَا قُعُوْدٌ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مومنوں کو عذاب دے دے کر دشمن مزا اٹھائیں گے۔ تعذیبیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک تعذیب وہ ہوتی ہے جس کے بعد دل میں رحم کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں چنانچہ مجرموں کو پھانسی پر لٹکایا جاتا ہے تو مجسٹریٹ اور سپاہی وغیرہ افسوس بھی کرتے ہیں مگر ایک تعذیب وہ ہوتی ہے جس کے بعد عذاب دینے والا خوشی محسوس کرتا ہے کہ میں نے جو کچھ کیا بہت اچھا کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ معذب تو ہوں گے مگر ساتھ ہی خوش بھی ہوں گے کہ ہم نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ گویا جلوس نکالیں گے اور اپنے اس فعل پر خوشی منائی جائے گی۔ جیسے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید پر پتھراؤ کیا گیا مگر کسی کو رحم نہ آیا۔ بادشاہ اور اس کے درباری سب اکٹھے تھے اور کہتے تھے کہ اسے خوب پتھر مارو۔ گویا عذاب دینے کے لئے وہ اس طرح خوش خوش اکٹھے ہوں گے جیسے کوئی میلہ ہو رہا ہو۔

وَھُمْ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ شُھُوْدٌ ۝

شہود، شاہد کی جمع ہے۔ مطلب یہ کہ وہ جانتے ہوں گے کہ مومن بے گناہ ہیں (کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں) مگر پھر بھی انہیں عذاب اور دُکھ دیں گے۔ اسی طرح یہ معنے بھی ہیں کہ وہ مومنوں کو عذاب دینے کے وقت خود بھی سامنے کھڑے ہونگے اور ان کے عذاب کا تماشا دیکھیں گے مگر اُن پر انہیں رحم نہ آئے گا۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں ہمیں واضح طور پر بتا دیا اور اس غلط فہمی کا پورے طور ازالہ فرما دیا ہے کہ غلبہ اور نصرتِ الٰہی اور تائیداتِ سماویہ کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے فرمایا ہے یا پیشگوئی فرمائی ہے اس لئے وہ بات یا کام مثلاً سچائی کا غلبہ یا اسلام کی ترقی اور کامیابی خود بخود اور آپ ہی آپ حاصل ہو جائے گی اور احمدیت خود بخود دنیا میں پھیل جائے گی اور ان مقاصد کے لئے کسی قربانی، جاں نثاری اور جدّوجہد کی ضرورت پیش نہیں آئیگی بلکہ ضروری ہے کہ سنّتِ الٰہیہ کے مطابق آزمائشیں اور امتحان آئیں، قربانیاں کرنی پڑیں اور جانی اور مالی نقصان خدا کی راہ میں اٹھانے پڑیں۔ کوئی قوم بغیر قربانی اور محنت کے مشکلات سر کر کے عروج حاصل نہیں کر سکتی خواہ وہ عروج روحانی ہو یا مادی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ سخت جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔"

(فتح اسلام ص ۱۶-۱۷)

کیا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا پاکیزہ اور رُوح پرور اور ایمان افروز کلمات اسلام سے آپ کی دُوری اور نفرت ثابت کرتے ہیں یا یہ ثابت کرتے ہیں کہ اسلام حضورؑ کو جان و دل سے پیارا اور حضورؑ کے رگ و ریشہ میں سرایت شدہ تھا اور حضورؑ اسلام کی ترقی، مسلمانوں کا دنیا میں غلبہ اور دینِ محمدی کا دنیا میں بول بالا دیکھنے کے متمنی اور بدل و جان کوشاں رہے اور اسی مقصد کے لئے آپؑ نے اپنی جماعت قائم فرما کر اس کی الٰہی جماعتوں کی طرح تربیت فرمائی۔ آپؑ اپنی جماعت کو اسلام کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو ہمارے پاس کوئی ایسی پھونک نہیں جس سے کوئی شخص یک دفعہ ابدال میں داخل ہو جائے۔ سب انبیاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ترقی مدارج کے لئے آزمائش ضروری ہے اور جب تک کوئی شخص آزمائش اور امتحان کی منازل طے نہیں کرتا دیندار نہیں بن سکتا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ دُکھ کے بعد ہی ہمیشہ راحت ہوا کرتی ہے۔ یاد رکھو جو شخص خدا کی راہ میں دُکھ اور مصیبت برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں وہ کاٹا جائے گا۔"

صحابہ رضوان اللہ علیہم کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانہ پر غور کرو کہ انہوں نے دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اٹھائے اور کن کن دکھوں میں وہ مبتلا ہوئے۔ نہ دن کو آرام کیا نہ رات کو۔ خدا کی راہ میں ہر ایک مصیبت کو قبول کیا اور جان تک قربان کر دی۔"

"یاد رکھو جب تک اخلاص اور صدق سے کوشش نہیں کرو گے کچھ نہیں بنے گا۔ بہت آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ یہاں تو بیعت کر جاتے ہیں مگر گھر میں جا کر جب تھوڑی سی تکلیف آئی یا کسی نے دھمکایا یا حقّہ پانی بند کرنا چاہا تو جھٹ مرتد ہو گئے۔ ایسے لوگ ایمان فروش ہوتے ہیں۔ صحابہؓ کو دیکھو کہ انہوں نے دین کی خاطر اپنے سر کٹوا دیئے تھے۔ جان و مال سب خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ کسی دشمن کی دشمنی کی انہیں پرواہ تک بھی نہ تھی۔ وہ خدا کی راہ میں سب طرح کی تکلیف اُٹھاتے اور ہر طرح کے دُکھ برداشت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اور انہوں نے اپنے دلوں میں یہ فیصلہ کیا ہوا تھا کہ ایمان وہ ہے کہ سارا جہان مخالف ہو جائے، ہر طرف سے سانپ اور بچھو کاٹیں، ہر گوشہ سے بجلی گرے۔ ہر جگہ سے دُکھ ہو مگر ایمان متزلزل نہ ہو۔" (بدر ۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو اپنے فضل سے توفیق دے کہ وہ صدق و اخلاص سے ثابت قدم رہے اور کسی حال میں بھی ایمان میں تزلزل نہ آنے دے۔ وَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ الصَّابِرِیْنَ الْقَانِتِیْنَ۔

ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان کے نئے مدیران

خدام الاحمدیہ کے نئے سال ۱۹۷۴-۷۵ء کے لئے مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق کو ماہنامہ خالد کا ایڈیٹر اور مکرم مشتاق احمد صاحب طاہر کو ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا ہے۔ خدام و اطفال بھائی نیز قارئین خالد و تشحیذ نوٹ فرمالیں۔

معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۳۱) پُرانی اور "لاعلاج" امراض کی ادویات کے نتائج

جناب محمد صادق صاحب ممبر بلیا دی جمہوریت وارڈ نمبر ۵ ادھرم پورہ لاہور نے لکھا "میں نے اینٹی پائیوریا کا ایک کورس کھایا اور مجھے اس سے غیر معمولی آرام ہے حالانکہ اس سے پہلے ہر قسم کے علاج ناکام ہو چکے تھے۔" بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ دوا (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں۔ مثلاً دانتوں کے گھن کے لئے اینٹی کیریز وغیرہ۔ قیمت مکمل کورس ۱۰/-
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

وقفِ جدید کا سالِ رواں ۳۱ دسمبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے

امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال وقفِ جدید کی خدمت میں بطور یاددہانی عرض ہے کہ وقفِ جدید کا سالِ رواں ۳۱ دسمبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ قریباً ڈیڑھ ماہ سے بھی کم کا نہایت ہی قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے اور گزشتہ ملکی و جماعتی حالات کے نتیجہ میں وقفِ جدید کی آمد میں معتدبہ کمی واقع ہوئی ہے جبکہ امسال وقفِ جدید کا عمومی سالانہ بجٹ بھی گزشتہ سال کی نسبت قریباً دوگنا ہے اس کمی کو لازمی طور پر اُن جماعتوں کے احباب نے ہی پُورا کرنا ہے جنہیں خدا تعالیٰ نے ان بد اثرات سے محفوظ رکھا ہے اسلئے احباب جماعت کو خصوصی رنگ میں تحریک فرمائیں کہ وہ اپنے وعدہ جات میں شکرانہ کے طور پر حسبِ توفیق نمایاں اضافہ جات کے ساتھ جلد از جلد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

چندہ مجلس انصار اللہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک یکصد سے زائد مجالس انصار اللہ نے اپنا بجٹ سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی جلد ہی حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ باقی مجالس کے زعماء کرام بھی کوشش کریں کہ ان کا بجٹ ۱۵ دسمبر تک سو فیصد پورا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش میں برکت ڈالے۔ آمین

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری ہدایات

آجکل موسم تبدیل ہو رہا ہے۔ برسات کے ایام میں بارش نہ ہونے کے باعث خشک سردی پڑ رہی ہے اور گرد و غبار بھی بکثرت ہے جس سے نزلہ، زکام، انفلوئنزا وغیرہ امراض کا خدشہ ہے لہٰذا اراکین کو گرد و غبار اور سردی سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے نیز نزلہ وغیرہ کی صورت میں دارچینی کا قہوہ۔ بنفشہ و گل سرخ۔ ملٹھی وغیرہ کا جوشاندہ استعمال کرنا چاہیئے۔

(قائد ذہانت و صحت جسمانی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دُعا

خاکسار دعارضہ ہرنیا بیمار ہے اور بغرض آپریشن ۲۰؍۱۱؍۷۴ کو سول ہسپتال لائلپور جا رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار برکت اللہ دارالیمن ربوہ)

ایمانی کیفیت کا عملی ثبوت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض مخلصین جماعت کا ذکر ایک خطبہ میں یوں فرمایا تھا کہ وہ سب کچھ لٹا کر بھی الحمد للہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان سلامت رکھا۔ چنانچہ ایسے نمونے تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے میدان میں بھی بدستور دیکھنے میں آ رہے ہیں جو سب کچھ لٹا کر بھی اشاعتِ اسلام کی خاطر اپنے مقدس امام کی آواز پر والہانہ طور پر لبیک کہہ رہے ہیں۔ بغرض دعا چند نمونے درج ذیل ہیں۔

(۱) گوجرانوالہ جہاں یکم جون کو جماعت احمدیہ سے آگ اور خون کی ہولی کھیلی گئی سے مکرم سیّد احمد علی شاہ صاحب مربّی سلسلہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید کا وعدہ سالِ رواں معہ اہل و عیال معہ چیک برائے ادائیگی گزشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ارسالِ خدمت ہے۔"

(۲) مکرم حکیم عبدالحمید صاحب قریشی تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمارے خاندان کی طرف سے امسال تحریک جدید میں فی الحال پانچ پانچ روپے اضافہ سے وعدہ جات نوٹ فرمالیں۔۔۔۔۔"

(۳) سرگودھا جہاں جماعت کو متعدد مرتبہ ظلم و تشدّد کا نشانہ بنایا گیا مکرم ڈاکٹر سیّد جنود اللہ صاحب مرحوم کے صاحبزادے ڈاکٹر سیّد محمود جنود اللہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمارے بہن بھائیوں اور والدین کا تحریک جدید کا نیا وعدہ ارسال ہے۔ ہم سب کے لئے دعا کی تحریک کی جائے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

اس قسم کی ایمانی کیفیت کی مثالیں تو بے شمار ہیں مگر نمونہ کے طور پر چند درج کی گئی ہیں تاکہ ایک تو ایسے احباب کے لئے خصوصی دعا کی تحریک ہو اور دوسرے ہر احمدی کے دل میں اشاعتِ اسلام کے مقدس کام کے لئے قربانی کا جذبہ فزوں تر ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو اور سعادت دارین سے نوازے۔

(وکیل المال اوّل)

ماہانہ کارگزاری رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ اخاء/اکتوبر ختم ہو چکا ہے قائدین ماہ اخاء/اکتوبر کی رپورٹ جلد بھجوائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

آئینۂ ایام:-

بعض خبروں کا خلاصہ

• چھوٹے تنازعات آپس میں طے کریں

لاہور ۱۸ نومبر۔ وفاقی وزیر قانون جناب معراج خالد نے کہا ہے کہ اگر عوام معمولی تنازعات آپس میں ہی طے کرلیں تو بنیادی سماجی تبدیلیاں لائی جاسکتی ہیں۔ انجمن اخوان ہائی سکول برکی کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دیہی آبادی خاص طور پر اپنے وقت کا زیادہ حصّہ مقدمہ بازی میں ضائع کرتی ہے۔ مصالحت کے جذبہ کے تحت تنازعات آپس میں طے کرکے اس وقت کو تعمیری کاموں کے لئے صرف کیا جاسکتا ہے۔ معمولی تنازعات کو عدالتوں میں لے جانے سے نہ صرف عدالتوں کی کارکردگی پر اثر پڑتا ہے بلکہ عوام کے لئے مزید سماجی پیچیدگیاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ انجمن کے سرپرست اور سپریم کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس مسٹر جسٹس یعقوب علی نے بھی تقریب میں شرکت کی۔

(روزنامہ "مساوات" لاہور ۱۹ نومبر ۷۴ء صفحہ ۶)

• ملتان میں زیر کاشت رقبہ میں دس فیصد کمی

خانیوال ۱۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ واپڈا نے موسم سرما (نومبر تا فروری) میں بجلی کی سپلائی میں پچاس فیصد کمی کردی ہے۔ بجلی کی سپلائی میں پچاس فیصد کمی کے باعث ضلع ملتان میں تقریباً اڑھائی ہزار ٹیوب ویل چوبیس گھنٹے کام نہیں کرسکیں گے جبکہ ضلع کے مختلف مقامات میں ٹیوب ویلوں کے لئے بجلی کی سپلائی اکثر غائب ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے سینکڑوں ٹیوب ویل بے کار ہوچکے ہیں۔ ادھر محکمہ زراعت ملتان نے ضلع میں گندم کے زیر کاشت رقبہ میں دس فیصد تخفیف کردی ہے کیونکہ نہروں میں پانی کی سپلائی بہت کم ہوچکی ہے نیز محکمہ آبپاشی نے نہری علاقوں کے لئے نہری پانی کی سپلائی میں پچاس فیصد کمی کررکھی ہے چنانچہ ضلع ملتان میں نہری پانی اور بجلی کی سپلائی میں شدید کمی کے باعث گندم کی فصل کی بوائی بری طرح متاثر ہورہی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت تک ضلع ملتان میں دو لاکھ ایکڑ رقبے میں سے صرف دس فیصد اراضی میں گندم کی کاشت ہوسکی۔ نہری پانی اور بجلی کی کمی کے باعث ضلع کے لاکھوں کاشتکار پریشان ہیں۔

(مساوات ۱۹ نومبر ۷۴ء صفحہ ۶)

• کالج کے آڈیٹوریم کے لئے مختص چار لاکھ روپے خورد برد۔

داؤدخیل ۱۸ نومبر۔ گورنمنٹ ڈگری کالج سٹوڈنٹس یونین کے صدر شفیع اللہ خان نیازی نے محکمہ تعلیم میانوالی پر الزام لگایا ہے کہ متعدد اہلکاروں کی ملی بھگت سے تقریباً چار لاکھ روپے کی رقم خورد برد کرلی گئی ہے۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وفاقی وزیر تعلیم نے گزشتہ سال اپنے دورہ میانوالی کے دوران گورنمنٹ کالج میانوالی میں آڈیٹوریم کے لئے چار لاکھ روپے کی منظوری دی تھی اور متعلقہ حکام کو فوری طور پر آڈیٹوریم تعمیر کرنے کا حکم بھی دے دیا تھا لیکن آڈیٹوریم اب تک تعمیر نہیں کیا گیا ہے جس سے کالج کی ادبی اور ثقافتی سرگرمیاں معطل پڑی ہیں۔ انہوں نے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کی فوری طور پر تحقیقات کرائی جائے اور ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی جائے۔ (مساوات ۱۹ نومبر ۷۴ء صفحہ ۵)

• جعلساز نے ۳۵ ہزار روپے ہتھیا لئے

کوٹ رادھاکشن ۱۸ نومبر۔ ٹریکٹر فروخت کرنے کے بہانے بھائی پھیرو کے ایک شخص نے اوکاڑہ کے سادہ لوح کباڑیوں کو ۳۵ ہزار روپے کی رقم سے محروم کردیا۔ واقعات کے مطابق ارشاد علی اور محمد طفیل جو اوکاڑہ میں کباڑیئے کا کاروبار کرتے ہیں اس اطلاع پر کہ رانا اکبر نامی ایک شخص کے پاس ٹریکٹر فروخت کے لئے موجود ہے جب بھائی پھیرو پہنچے تو اس سے ٹریکٹر کا سودا نہیں ہوسکا ارشاد علی اور محمد طفیل واپس آگئے۔ اگلے روز رانا اکبر ایک ساتھی کے ہمراہ ارشاد علی کی دکان پر آیا اور ٹریکٹر فروخت کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ دوسرے روز ارشاد علی اور محمد طفیل طے شدہ رقم ۳۵ ہزار روپے لے کر بھائی پھیرو گئے جہاں انہوں نے رقم رانا اکبر کے حوالے کرکے رسید لکھوالی۔ اس کے بعد وہ لاپتہ ہوگیا۔ بعد میں تحقیق پر معلوم ہوا کہ وہ کسی جعلساز سے اپنی رقم گنوا بیٹھے ہیں۔ (مساوات ۱۹ نومبر ۷۴ء صفحہ ۵)

• نوبیاہتا بیوی کو قتل کردیا

لاہور ۱۸ نومبر۔ لائلپور کی ایک نوبیاہتا دلہن کو شادی کے نو ماہ بعد موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ یکی گیٹ پولیس نے متوفیہ حسن آراء کے شوہر سردار محمد اور اس کے ساتھی لال دین عرف بلا کو قتل کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے اور ان کی نشاندہی پر حسن آراء کی نعش برآمد کرلی ہے۔ (مساوات ۱۹ نومبر ۷۴ء صفحہ ۵)

سیرۃ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نمبر

ماہنامہ الفرقان کا دسمبر کا شمارہ خاتم النبیین نمبر ہوگا، انشاء اللہ العزیز اس نمبر میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر مندرجہ ذیل عنوانات پر ٹھوس مقالات شائع ہوں گے:-

(۱) تریسٹھ سالہ مبارک زندگی کا اجماعی خاکہ۔
(۲) سیرۃ نبویؐ کے دس امتیازی پہلو۔
(۳) سیرۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم میدان تبلیغ میں۔
(۴) یتامیٰ، مساکین اور بیواؤں کے بارے میں سیرۃ نبویؐ۔
(۵) سیرۃ نبویؐ معاہدات کی پابندی کے لحاظ سے۔
(۶) میدان جنگ میں حضرت خاتم النبیینؐ کے بلند اخلاق۔
(۷) فقر و درویشی کی پاکیزہ زندگی میں اسوۂ حسنہ۔
(۸) توکّل علی اللہ اور کامیابی پر یقین کے ساتھ حضورؐ کی ادعیہ مبارکہ۔
(۹) بیویوں اور بچوں سے حُسنِ سلوک کا کامل نمونہ۔
(۱۰) ملکی سیاست اور تمدّنی امور میں آپؐ کی تعلیم۔

ضخامت ۸۴ صفحات —— عام قیمت فی نسخہ دو روپے ہوگی۔ خریداروں کو سالانہ قیمت میں یہ خاص نمبر بھی ملے گا۔ رسالہ کا سالانہ چندہ دس روپے ہے۔

مضامین بنام ایڈیٹر بھجوائے جائیں جن کے لئے آخری تاریخ پانچ دسمبر ہے۔ رسالہ کی خریداری یا زائد نمبروں کے سلسلہ میں مینجر الفرقان ربوہ کو مطلع فرمائیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

انسان بندر یا کسی اور نوع سے ترقی کرکے ان[illegible] بنا ہے۔

"مسلمانوں کی طبی خدمات" پر مکرم حکیم نذیر احمد صاحب ساجد نے مقالہ پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ قرآن مجید نے طیّبات کے کھانے کا ارشاد فرماکر ایک اہم طبی اصول پیش کیا ہے اسی طرح کم کھانے کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ایک گراں مایہ طبی اصول ہے اسلام نے علم الابدان کو بہت اہمیت دی ہے۔ لِکُلّ دَاءٍ دَوَاءٌ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے وجعلنا من الماء کلّ شیئٍ حیا سے ایک عظیم طبی حقیقت کی نشاندہی ہوتی ہے جس کی تائید موجودہ تحقیق سے ہوتی ہے۔ چنانچہ جسم کا دو تہائی حصّہ پانی ہے۔ ہڈیوں کا بھی ایک حصّہ پانی پر مشتمل ہوتا ہے۔ مقالہ نگار نے بتایا کہ یورپ مسلمانوں کی طبی خدمات کا معترف ہے۔ شیخ بوعلی سینا کی تالیف "قانونِ شیخ" کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ مسلمانوں نے آلاتِ جراحی ایجاد کئے۔ آپ نے کہا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے مقدس خلفاء نے گراں مایہ طبی نوادرات پیش کئے ہیں۔ آخر میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قائم کردہ طبی ادارہ سے بلند توقعات کا اظہار کیا۔

دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تقریب رخصتانہ

برادرم مکرم رانا منور احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کا نکاح ہمراہ امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم رانا عبدالمجید خان صاحب چک ۱۰۹ گ۔ب جڑانوالہ سے ۱۲ اپریل ۷۴ء کو پڑھا گیا۔ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۷۴ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقع پر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب معلم اصلاح و ارشاد مقامی متعینہ جڑانوالہ نے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد انیس الرحمٰن شاہد
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴